



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیراں غائب سے محمد اشرف ندیم سوال کرتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری صورت ملائے کا کیا ضابطہ ہے، سری، جہری، انفرادی اور امام کے ساتھ نماز ادا کرتے وقت ان تمام صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے تسلی بخش جواب دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملائے کے متعلق عام قاعدہ یہ ہے کہ پہلی دو رکعات میں سورۃ ملانا چاہیے۔ اس کے علاوہ کسی موقع پر یہ سورۃ ملائے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بھی اس صورت میں ہے جب اکیلا نماز ادا کر رہا ہو۔ اگر امام کے پیچھے ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں: (الف) سری۔ (ب) جہری۔ یعنی جن رکعات میں امام با آواز بلند قراءت کرتا ہے ان میں مقتدی کو صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔ امام کی باقی قراءت خاموشی سے سنی جائے اور جن رکعات میں امام آہستہ قراءت کرتا ہے ان میں مقتدی مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی بھی دوسری سورۃ ملا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر رکعات میں صرف فاتحہ پراکتفا کیا جائے۔ اکیلا آدمی بھی صرف فاتحہ پراکتفا کرتے ہوئے پوری نماز ادا کر سکتا ہے۔ بعض حالات میں اس کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنے والے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نے) پھر جھانکا کہ تو نماز میں کیا کرتا ہے تو اس نے جواب دیا تھا کہ میں فاتحہ پڑھتا ہوں، اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ تو آپ نے اس کی تصویب فرمائی تھی۔ (صحیح ابن خزیمہ: کتاب الصلوۃ)

اس طرح پہلی دو رکعات کے علاوہ دوسری اور چوتھی رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ بھی ملائی جاسکتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دو رکعت میں اندازاً پندرہ آیات (پڑھتے تھے۔“ (مسند امام احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت بھی کی جاسکتی ہے کیوں کہ سورۃ فاتحہ کی توسات آیات ہیں۔ (واللہ اعلم)

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 110